158544 ـ بیوہ کا دوران عدت تعزیت کرنے والوں کے استقبال کے لیے اپنے گھر سے باہر کسی دوسری جگہ جانا

سوال

ایك عورت كا خاوند فوت ہوگیا اور اسكی اولاد بھی ہے یہ عورت اپنے اور خاوند كے خاندان كے شہر سے ایك سو كلو میٹر سے بھی زیادہ فاصلہ پر رہتی ہے، ہمارے ہاں یہاں لبیا میں رواج ہے كہ جب كسی كا خاوند فوت ہو جائے تو تعزیت كی جگہ خاوند كے والد كا گھر ہوتا ہے، جس نے بھی تعزیت كرنا ہو وہ خاوند كے خاندان كے گھر جائے.
سوال یہ ہے كہ: خاوند كی وفات كے ابتدائی ایام میں بیوہ عورت كہاں رہے آیا اپنے گھر میں جو خاندان سے سو كلو دور ہے، یا كہ وہ تعزیت والی جگہ پر رہے اور پھر باقی عدت اپنے گھر گزارے ؟
یہ علم میں رہے كہ خاوند كسی خاص سبب كی بنا پر شہر سے دور رہتا تھا، ہمارے ہاں اس طرح مشكلات اكثر پائی جاتی ہیں، برائے مہربانی تفصیلی جواب دین كر عند اللہ ماجور ہوں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

درج ذیل حدیث كی بنا پر بیوہ عورت اپنی عدت كا عرصہ اپنے خاوند كے گھر میں ہی مكمل كریگی:

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان كی بہن فریعۃ بنت مالك رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا:

" تم اپنے اسی گھر میں عدت مكمل كرو جہاں تمہیں اپنے خاوند كے فوت ہونے كی اطلاع ملی تھی "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1204) سنن ابو داود حدیث نمبر (2300) سنن نسائی حدیث نمبر (200) سنن ابن ماجہ حدث نمبر (2031) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ضرورت و حاجت كی خاطر بیوہ عورت كے لیے دوران عدت دن كے وقت اپنے گھر سے باہر جانا جائز ہے، مثلا ضروری اشیاء كی خریداری كے لیے بازار جانا، یا پھر كام كے لیے .

لیكن رات كے وقت وہ بغیر ضرورت نہیں نكل سكتی مثلا كوئی چور اور ڈاكو اس كے گھر پر دھاوا بول دے تو باہر جا سكتی ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بیوہ عورت چار ماہ دس دن عدت گزارےگی، اور وہ عدت کے عرصہ میں زینت و زیبائش اور بدن و لباس میں خوشبو لگانے سے اجتناب کریگی، نہ تو وہ زینت اختیار کرے گی اور نہ ہی خوشبو لگائیگی، اور نہ ہی خوبصورت لباس زیب تن کریگی، اور اپنے گھر میں ہی رہےگی، بغیر حاجت کے دن کے وقت باہر نہیں نکلےگی، اور رات کو بھی ضرورت کے بغیر باہر نہیں جائیگی....

اس کے لیے ہر وہ چیز جائز ہے جو عدت کے علاوہ عرصہ میں جائز ہے؛ مثلا اگر باپردہ ہو کر اسے کسی مرد سے بات چیت کرنا پڑے تو کر سکتی ہے.

میں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اگر کوئی صحابی فوت ہو جاتا تو صحابہ کرام کی بیویاں یہی کیا کرتی تھیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے بھی ایسا ہی کیا "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (34 / 27 - 28).

تعزیت کے لیے عورت گھر سے نہیں نکل سکتی جیسا کہ سوال میں وارد ہوا ہے؛ کیونکہ جب دوران عدت عورت حج کے لیے گھر نہیں نکل سکتی تو پھر تعزیت کی خاطر سسر کے گھر تو بالاولی نہیں جا سکتی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك عورت اور اس کے خاوند نے حج کا عزم کیا تو شعبان کے مہینہ میں اس کے خاوند کی وفات ہوگئی تو کیا اس کے لیے حج کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

آئمہ اربعہ کے ہاں بیوہ عورت دوران عدت حج کے لیے سفر نہیں کر سکتی "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (34 / 29).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (72269) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اصل تو یہ ہے کہ لوگ مصیبت زدہ کے گھر جا کر تعزیت کریں، نہ کہ جسے مصیبت آئی ہے وہ تعزیت کے لیے آنے والوں کو ملنے کسی دوسرے گھر جائے.

واللہ اعلم .